نوحہ

مولوی سید علی یاور صاحب صدرؔ اجتہادی

ہم راہ سرِ شاہ کے ہمشیر چلی ہے
قرآن سنبھالے ہوئے تفسیر چلی ہے

رانڈوں کے نظر آئے جو بکھرے ہوئے گیسو
پردے کے لئے چادرِ تطہیر چلی ہے

کیا اب نہ وطن آؤگے، اے قافلہ والو!
صغرا کی مدینے سے یہ تحریر چلی ہے

عباسؑ جری مشک و علم لے کے چلے ہیں
روتی ہوئی بچوں کی بھی تقدیر چلی ہے

رنگین نہ ہوجائے کہیں اپنے لہو سے
پیغمبرِؐ اسلام کی تصویر چلی ہے

کہہ دے کوئی، بچّے کو چھپا لیں شہ والا
اصغر کی طرف لے کر قضا تیر چلی ہے

بھائی کی طرح دین کی کشتی کو بچانے
کوفے کی طرف زینبِؑ دل گیر چلی ہے

شبیرؑ تڑپ جاتے ہیں مقتل کی زمیں پر
رُکتی ہوئی گردن پہ جو شبیرؑ چلی ہے

قتلِ شہ والا سے جو رن میں ہوا محشر
گھبرائی ہوئی دخترِ شپیر چلی ہے

دیکھی نہ گئی راہ میں بیمار کی حالت
روتی ہوئی خود پاؤں کی زنجیر چلی ہے

ہم صدرؔ ابھی تک نہیں پہنچے سرِ منزل
کس پھیر سے لے کر ہمیں تقدیر چلی ہے

سلام

حکیم سلطان حیدر صاحب شاربؔ لکھنوی

اصغرؑ کے تبسم نے تعلیم بیاں دی ہے
مظلومیِ عالم کو بچّے نے زباں دی ہے

شبیرؑ کو دنیا میں راحت نہ ملی لیکن
شبیرؑ کے دامن نے دنیا کو اماں دی ہے

کیا خوب دیئے تحفے مہمان کو اُمت نے
اصغرؑ کو دیا ناوک، اکبر کو سناں دی ہے

قتلِ علی اصغرؑ پر، غیرت یہ پکار اُٹھی
ظالم ترے ہاتھوں میں کس نے یہ کماں دی ہے

تکبیر کی آوازیں اب کون دبائے گا
کعبے کے محافظ نے تیروں میں اذاں دی ہے

چھ ماہ کا اک بچّہ، گل سے جو سُبک تر تھا
شہ نے رہِ خالق میں وہ جنسِ گراں دی ہے

ہر گوشۂ عالم میں گونجی ہے صدا اب تک
عاشور کو اکبرؑ نے اس طرح اذاں دی ہے

زخمِ غم سرورؑ کی کیا قدر ہر اک جانے
شہ نے دل مومن کو چشم نگراں دی ہے

اِس قوم کے لب سینا آسان نہیں شاربؔ
جس قوم کو خالق نے میثم کی زباں دی ہے